حضرات ناظرین اس تصنیف متین کے مصنف مبین حق بین حق گزین سید حسیب نسیب **جناب مولانا مولوی سید اخلاص حسین صاحب سہسوانی** نقوی مودودی چشتی نظامی دام مجدہ السامی ہیں جناب موصوف **مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ** سے کمال اخلاص عقیدت اور ڈپٹی **سید اشفاق حسین صاحب داعی ندوہ** سے قریبہ قرابت رکھتے ہیں **مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ** اونجناب کو **معین ملت نبویہ** لکھتے ہیں مولانا ممدوح اس رسالہ میں اپنی اوس پریشانی کو ظاہر فرماتے ہیں جو خطوط **مفتی صاحب** دربارہ **فتوی** مطبوعہ چوورقہ حیدرآباد کے لاحظہ سے لاحق ہوئی کہ ادھر تو مفتی صاحب سے حسن عقیدت ادھر کذب سے نفرت مذہب حق سے کمال محبت۔ پر ظاہر کہ ایک عالم بزرگ مقدس متقی مفتی کے قلم سے صحیح و قاطع کا ایسا صفا انکار اور عقائد و مسائل حقہ پر مہر فرما کر ایسے **حیلہائے دور از کار** اوسکے حق میں موت سے بڑھکر اور عقیدت اہل عقیدت پر سانحہ سخت تر ہے لہذا ہم داعم عقیدہ کی متقاضی ہے کہ اس رسالہ کا تاریخی نام یوں رکھا جاتا ہے

حادثہ جانکاہ مفتی لطف اللہ

۱۳

Checked
1987

مولانا موصوف نے اس میں تمام علمائے **ندوہ** خصوصاً **مفتی** صاحب و **ناظم** صاحب و **حقانی** صاحب و شاہ **سلیمن** صاحب و سید **محمد شاہ** صاحب رامپوری و **شاہ امانت** اللہ صاحب غازیپوری سے مخاطبہ اور روز قیامت بادشاہ قہار جبار کا دربار اور ندوہ کے **ناظم** کی **تحریری** اقرار یاد دلا کر جواب کا مطالبہ فرمایا ہے اگر اب بھی حضرات کو **سکوت ہی رہے** تو سوا دعا کے علاج کیا ہے۔

(حسب فرمائش مصنف)

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی طبع شد

CHECKED 1992

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العلیم و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات ناظرین مین ایک مسلمان سنی المذہب جلسہ مقدسہ ندوۃ العلما کا دلی خیر طلب اور سرتاج علماے ندوہ حضرت مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب کا قدیم معتقد و خواہان ادب ہون اس تحریر سے میرا مقصود نہ کسیکی طرفداری نہ کسیکا رد نہ مجھ مین اسکی قابلیت بلکہ یہ مطلب ہے کہ اپنی ضروری شکوک محض بنظر تحقیق حق حضرات علماے ندوہ خصوصا حضرت مفتی صاحب صدر ذی القدر و مولانا سید محمد علی صاحب ناظم و مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی و مولانا سید شاہ سلیمان صاحب پھلواروی و مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری و مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیح غازیپوری اراکین اعظم ندوۃ العلما کے حضور عرض کرون کہ آج قابل خطاب رکنون مین یہی حضرات گویا اس مقدس انجمن کے ستون ضروریہ ہین تاکہ یہ صاحبان کرام میرے شکوک و اوہام حسبۃ للہ رفع فرماکر ثواب آخرت لین اور بے اعتنائی و سکوت ورزی سے علاوہ مواخذہ اخروی ایک معتقد مخلص کے وساوس کو ترقی نہ دین انحضرات علماے ندوہ خدارا یقین لائیے مین بلا رو رعایت بغیر نفسانیت عرض کرتا ہون کہ مجھکو حضرت مولانا مفتی لطف اللہ صاحب کیساتھ جو تعلق عقیدت تھا میرا ہی دل خوب جانتا ہے مین انکو فقط عالم ہی نہ جانتا تھا بلکہ فخر العلما گمان کرتا تھا۔ مین انکو متقی مین انکو مقدس بزرگ سمجھتا تھا۔ اور اب بھی ایسا سمجھنے مین عذر نہین اگر میرے وہ شکوک للہیت و حقانیت کے طور پر رفع فرمادیے جائین جو انکی خطوط دیکھنے سے خود بخود ایک پر زور جوش کے ساتھ تحقیق طلب دل کے دامن گیر ہوتی ہین۔ افسوس وہ نرالے خط وہ عجیب دانے خط وہ متعجب خیز خط وہ حیرت انگیز خط وہ مجمع

ہر سقط وہ منبع ہر غلط سے ستم کے وہ خط ملا کے وہ خط خطل کردہ خطا کے وہ خط پر عجب کہ ندوہ لکھا کر
وہ خط بجائے مفتی بنائے خطلی؛ وہ سخط بے سرہ خط بے بدل خطا ہے بعید وہ خط ہر کامل؛ خطر کے دو ثلث اور نیز
داخل ثلث ہے راقم کی رائے خطلی؛ جنکو حضرات اراکین ندوہ نے بتحریر **مولوی عبدالوہاب صاحب**
بہاری **وضمیمہ روہیلکھنڈ گزٹ** وغیرہ مین بار بار بتکرار چھپوا کر شائع کیا ہے مین عرض نہین
کرسکتا کہ اون کے مطالعہ سے میرے دلکی حالت کسقدر دگرگون ہو رہی ہے کاش مین مفتی صاحب کے
فضائل سے واقف ہوتا اور اگر واقف تھا تو ان خطوط کو نہ دیکھتا اور اگر دیکھے تھے تو حضرت مولنا محمد
عبدالقادر صاحب بدایونی کے خط مباہلہ کو نہ دیکھتا جسکو اونھون نے ایام ندوہ بریلی مین مفتی صاحب
بخدمت عالیہ مین مولانا محمد ابراہیم صاحب بریلوی تلمیذ التلمیذ مفتی صاحب اور مولانا مولوی محمد
فضل المجید صاحب فاروقی کے ہاتھ بتوسط جناب **مولوی سید محمد نبی صاحب** مختار بریلی
کے بھیجا تھا اور اگر ان سب کو دیکھا تھا تو کاش **جامع مسجد** بریلی کے معرکہ مین موجود ہوتا جسمین
اور ہیر والون کا اصرار اور مفتی صاحب کا انکار وہ جلد جلد قدم بڑھانا وہ امیر الدین شاگرد کا پیچھے ہو لیے جانا
قسمت کا لکھا سب کچھ ان آنکھون دیکھا تا ہو رہا ہے جب وہ تصویر آنکھون کے تلے پھر جاتی ہے دل عقیدت
منزل پر قیامت گذر جاتی ہے مین اوس وقت عجب غیظ کی حالت مین تھا بے اختیار کہہ رہا تھا کہ ای کاش یہ
کمبخت ندوہ پیدا نہوتی یا پیدا ہوئی تھی تو بریلی نہ آتی یا **بریلی** آتی تھی تو ہماری پاکیزہ مقدس حضرت
مفتی صاحب اس کے صدر نہ بنتے یا صدر بنے تھے تو پارسال کیطرح اب بھی رخصت نہ پاتے
یا رخصت ملی تھی تو ریل ٹوٹ جاتی بریلی نہ آسکتے یا بریلی بھی آے تھے تو اپنی شان اپنے منصب اپنے فضل
کے موافق حق ظاہر فرماتے کمبخت اراکین کے دم دام مین نہ پھنس جاتے حضرات مین ان امور کو کس
دل سے بیان کرون کس قلم سے لکھون انکا جو صدمہ ہے میرا دل ہی جانتا ہو اب مجھے اپنے درد کا علاج
کر لینے دیجیے میرے غم کا فسانہ سن لیجیے **ای حضرات علمای ندوہ** مین جو شکوک پیش کرتا ہون اگر حق
سبحانہ تعالی کے نزدیک ٹھیک اور نفس الامر مین صحیح ہین تو مجھے آپ سے کچھ دعوی نہین آپ جانین اور
آپ کا کام مذہب جانے اور اوسکے علمای اعلام مین عالم نہین مولوی نہین قاضی نہین مفتی نہین کہین

کا جو نہیں ڈپٹی نہیں پرائیوٹ انتظام سے مجھ کیا کام ہے اور اگر غیر صحیح ہیں اور خدا کے یہاں ان پر مجھ سے مواخذہ کا محل ہے تو اگر آپ انکا جواب نہ دینگے اور مجکو ہدایت نہ کرینگے تو قیامت کی روز خدائے تعالیٰ کے حضور آپ کا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ **یاد رکھیے**۔ روئداد سال اول صفحہ ۱۵۔ ناظم صاحب کا التماس کہ "یہ **ایک دینی** اور قومی کام ہے اور اوسکی **اصلاح** ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اگر مجھ سے کسی امر میں غلطی ہو جائے تو زبانی یا بذریعہ **تحریر** اگر خادم دین کو مطلع فرمائیں۔ یہ خادم اوسے نہایت ممنونی کیساتھ **قبول** کریگا یا **عذر** پیش کریگا" **یاد رکھیے** روئداد سال دوم صفحہ ۶۲۔ ناظم صاحب کا قول۔ "اب اگر ان حضرات کو جواب نہ دیا جائے تو عام طور سے لوگونکو ندوہ سے بد دلی ہوگی اور واقع میں بھی بہت غیر مناسب ہے کہ نائبان پیغمبر کی مجلس ہو اور لوگ اوس سے کسی امر کی ہدایت چاہیں اور وہاں سے ہدایت نہ کیجائے قطع نظر ایک بدنمائی اور بد دلی کے میرے نزدیک مواخذہ اخروی کا بھی خوف ہے جب مجمع علما سے اونہیں ہدایت نہ ہوئی تو اور کون ہدایت کرے گا"

اب میں اولاً **مفتی صاحب** کے فتوے کو رسالہ جو درقہ حیدرآباد سے لفظاً لفظاً نقل کرتا ہوں۔

سوال۔ جو شخص کلمہ طیبہ پر ایمان رکھے اور ہماری قبلہ کیطرف سجدہ کرے مگر دیگر ضروریات دینی کا مانند فرضیت زکوٰۃ یا صوم رمضان کا منکر ہو تو بموجب مذہب اہل سنت آیا مسلمان اور داخل اہل قبلہ قرار دیا جاوے گا یا کافر

الجواب ایمان نام ہے تصدیق جمیع ضروریات دین محمدی کا پس جو شخص ایک امر کا بھی ضروریات دین محمدی سے مثل فرضیت صوم رمضان یا زکوٰۃ کے انکار کرے وہ قطعاً کافر ہے اور جو اوسکو کافر نجانے وہ بھی کافر ہے۔ اور مجرد کلمہ پڑھ لینے اور نماز ہماری قبلہ کیطرف ادا کر لینے سے باوجود انکار ایک امر ضروری دینی کے بھی ہرگز اطلاق مسلمان ہونیکا شرعاً صحیح نہوگا تصریح اسکی فتاوی شاہ عبدالعزیز وغیرہ میں موجود ہے۔

سوال جو شخص باوجود ادعای اسلام کے وجود خارجی ملائکہ یا حقیقت جنت و نار کا جیسا کہ عام اہل اسلام کا عقیدہ ہے انکار کرے۔ اور آیات محکمات قرآنی میں تاویل کرے اور احکام شریعت کے ساتھ تمسخر کرے آزادی کا دم بھرے تو اوس کا کیا حکم ہے۔

الجواب نصوص قطعیات محکمات سے حقیقت وجود ملائکہ وجنت ونار کی موافق فہم عامۂ اہل اسلام کی ضرورۃً ثابت ہے پس اسکا انکار کفر ہے اور تاویل کرنا ایسی باتون مین واقع کفر نہین ہوسکتا جیسے بعض مشائخ جہال و امرای زمانۂ حال بتقلید باطنیہ ضلال شریعت کی احکام کے نئے معنے تراشتے ہین اور آزادی کے دلدادہ ہین یہ لوگ قطعاً کافر ہین اور اونکی تاویل بھی الحاد ہے تصریح اسکی شرح عقائد وغیرہ مین موجود ہے۔

سوال جو شخص باوجود کلمہ پڑھنے اور نماز ادا کرنیکے اعتقاد رکھے کہ قرآن مجید مین حضرت عثمان وغیرہ نے اپنی طرف سے نقصان یا تغیر کر دیا ہے۔ یا کہے کہ جناب سید المرسلین بھی تبلیغ مین تقیہ کر لیا کرتے تھے تو اوسکا کیا حکم ہے۔

الجواب ایسا شخص بموجب مذہب اہلسنت کی قطعاً کافر ہے اور باوجود ان اعتقادات کفریہ کی صرف کلمہ پڑھ لینے اور کعبہ کیطرف نماز ادا کر لینے سے مسلمان نہین شمار ہوسکتا تصریح اسکی کتاب شفا وغیرہ مین ہے۔

سوال جو شخص حضرات شیخین یا حضرات ختنین کو معاذ اللہ ناری بتلائے اور سب وتبرا کو جائز ٹھہرائے اوس کا کیا حکم ہے۔

الجواب سب شیخین مکرمین کو بہت کتب فقہ مین کفر لکھا ہے اور یہی مذہب مختار حضرت شیخ مجدد صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب کا ہے اور سب ختنین کو بھی شاہ صاحب کفر ٹھہراتے ہین اور بہت کتب کلامیہ سے گمراہ اور مبتدع ہونا روافض اور خوارج کا ثابت ہے بہرحال بغض اور احتراز اون سے ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے۔

سوال جو شخص حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ یا دیگر ائمۂ اہل بیت کو حضرات انبیای کرام علیہم السلام سے یا حضرات شیخین سے عند اللہ مرتبہ مین افضل بتائے اوسکا کیا حکم ہے

الجواب جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ یا دیگر ائمہ کو کسی پیغمبر سے مرتبہ قرب الٰہی و کثرت ثواب مین افضل بتائے وہ قطعاً کافر ہے اور جو اونکو حضرات شیخین سے افضل و اکرم عند اللہ

مرتبہ ولایت رب الارباب وکثرت ثواب ہین قرار دی وہ شخص بموجب تحقیق جمہور محققین اہلسنت
وجماعت کی مبتدع ہے تفصیل اسکی مکتوبات شیخ مجدد صاحب وغیرہ مین ہے

سوال مبتدع کی کیا تعریف ہے اور شرعاً بموجب مذہب اہل سنت کی کیا حکم ہے

الجواب مبتدع کہتے ہین مخالف عقائد اہل سنت وجماعت کو پہر اگر انکار ضروریات دین کا کرتا ہے
تو قطعاً کافر ہے اگرچہ کلمہ پڑہے اور نماز طرف قبلہ کی ادا کرے اور اگر باوجود اعتقاد حقیت جملہ ضروریات دین
اسلام کے کسی دوسرے عقیدہ ضروریہ اہل سنت کا منکر ہے تو بدمذہب ہے عرفاً اکثر استعمال مبتدع
کا اسی قسم پر ہوا کرتا ہے مبتدعین ضالین یعنی بدمذہبون کا حکم شرح مقاصد وغیرہ کتب عقائد مین
فرمایا ہے وحکم المبتدع البغض والاہانة والرد والطرد شاہ صاحب تفسیر عزیزی مین نقل فرماتے ہین۔

من داہن مبتدع سلبہ اللہ حلاوة الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع اللہ نور ایمانہ من قلبہ
شیخ مجدد صاحب مکتوبات مین فرماتے ہین فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است

سوال جو شخص کہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی بلحاظ عملیات واعتقاد کے اسقدر مختلف ہین کہ اگر
اوسپر خیال کیا جاے تو شرکت اسلامی بھی نہ رہے اسلیے کہ ایک شئی حنفیہ کے یہان فرض
یا واجب اور شافعیہ کے یہان حرام یا مکروہ ہے و بالعکس اور فرض کو ممنوع یا حرام کو حلال جاننے
والا کافر ہوتا ہے قطعاً یہ قول اوسکا کیسا ہے

الجواب یہ قول غلط محض ہے ان چارون مذاہب مین اگرچہ فروع عملیہ کا اختلاف رحمت ہے
مگر اصول اعتقادیہ مذہبیہ مین متفق ہین اور ایک دوسرے کو گمراہ نہین جانتا کما ہو مصرح فی
التفہیم اور یہ وہم کہ جب ایک مذہب مین ایک شئی حرام ہے اور دوسرے مذہب والے اوسکو حلال
کہتے ہین یا بالعکس اور تحریم حلال یا تحلیل حرام مستلزم کفر ہے یہ محض مغالطہ فاسدہ ہے
کہ تحریم حلال و تحلیل حرام سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جب حکم قطعی حلت یا حرمت کا
بالاجماع ضرورةً ثابت ہو سو بحمد اللہ تعالی یہان اوسکا نام ونشان تک بھی نہین۔

سوال غیر مقلدین زمانہ حال جنکو ہرگز لیاقت اجتہاد نہین بلکہ فہم محاورات قرآن و

حدیث کی بھی طاقت نہین با اینہمہ متبعین حضرت امام الائمہ امام اعظم کو بلکہ خود حضرت امام کو مخالف قرآن بتاتے ہین اور اونکا اتباع دشمنی خدا و رسول ٹھہراتے ہین اور بہت مسائل خلاف اجماع ائمہ اربعہ اہل سنت کو حق بتاتے ہین اور ایسے مضامین کے رسائل پھیلاتی ہین اون کا کیا حکم ہے۔

الجواب یہ اشخاص گمراہ اور خارج از مذہب اہل سنت ہین اور عقائد و عملیات اونکے مخالف شریعت ہین کہ بعض مستلزم کفر ہین اور بعض مستلزم فسق تفصیل اسکی کتاب فتح المبین مصنفہ مولوی منصور علی صاحب و فتوی جامع الشواہد مولفہ محدث وصی احمد صاحب سورتی مین ہے جسپر بہت اکابر اراکین ندوۃ العلما و دیگر مشاہیر علمای حقانی ممالک و امصار ہند و عرب کی مواہیر ثبت ہین لیس اون گمراہون کو سنی سمجھنا گمراہی ہے۔ واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم حررہ الفقیر عبد القدیر الحنفی النقشبندی الحیدرآبادی عفی عنہ۔ ہذہ الجوابات صحیحۃ لاریب فیہا حررہ محمد لطف اللہ عفا اللہ عنہ ساکن ضلع علیگڈھ وارد حال حیدرآباد محمد لطف اللہ

اب حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خطوط مذکورہ سے اون فقرون کو نقل کرتا ہون جو باعث میری پریشانی و حیرانی و اضطرار و انتشار کے ہوئے ہین۔ حضرت آپ نے فتوی کو ملاحظہ فرما لیا اب مفتی صاحب کی فقرون کو بھی دیکھیے۔ مفتی صاحب خط مورخہ ۱۳ رمضان مین ارشاد فرماتے ہین۔ مولوی عبد القادر صاحب نے ایسی سوالات میرے سامنے نہین پیش کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہو لیکن ہان اور چند سوالات مع جوابات کی لائے تھے جن سے مقصود اونکو بعض شبہات کا رفع تھا اون جوابات پر مینے دستخط کر دیے۔ مفتی صاحب خط مورخہ ۲۶ شوال مین تحریر فرماتی ہین۔ یہ دو ورقہ جو حیدرآباد مین چھپوا کر بریلی مین شائع کیا گیا ہے اوس کے صفحہ سوم و چہارم مین جو سوالات و جوابات مرقوم ہین اون جوابات کی بیشک مینے تصحیح کی ہے اور مہر کی ہے اوسمین کچھ ندوہ کا ذکر نہین نہ اون جوابون سے ندوہ کو کچھ ضرر پہنچتا ہے صفحہ سوم کی ابتدا مین حامداً و مصلیاً سے پہلے جو عبارت لکھی ہے

یہ نہ تھی اور جوابات کے اخیر مین مولانا عبدالقادر صاحب کا نام لکھا تھا نہ مولوی عبدالقدیر کا سوائی سوالات وجوابات کے جو کچھ ماقبل و مابعد لکھا ہی تصحیح کیوقت اوسمین سے کچھ نہ تھا" خط مورخہ ۲۶ رمضان مین مفتی صاحب فرماتے ہین۔ وہ اوراق جو یہان چھپواکر بریلی مین شائع کیے گئے ہین اونکے صفحہ سوم وچہارم اور دوسہ سطر صفحہ پنجم کا مضمون واسطے مہر کرنیکے خاکسار کے پاس لایا گیا تھا اوس کے اول مین یہ عبارت نہ تھی جو حامداً و مصلیاً سے پہلے لکھی ہوئی ہی اور اخیر مین مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی کا نام تھا ان اوراق مطبوعہ کو دیکھکر نہایت متحیر ہون اور دل مین کہتا ہون کہ الٰہ العالمین یہ معاملہ کیا ہی" اور خط مورخہ ۲۸ رمضان مین اس سوال کے جواب مین کہ۔ جو ورقہ مطبوعہ حیدرآباد کے صفحہ ۳ کے سطر اول مین جو حامداً و مصلیاً کی قبل یہ عبارت لکھی ہی فتوی متعلق اظہار فساد جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ۔ یہ عبارت اوسوقت بھی تھی جب آپ کے سامنے کاغذ واسطے تصویب جوابات اور مہر کے پیش کیا گیا تھا یا نہین۔ مفتی صاحب ارشاد فرماتے ہین۔ جواب۔ اوسوقت یہ عبارت نہ تھی اگر ہوتی تو مین مہر نکرتا اسواسطے کہ مین ندوۃ العلما کا بدخواہ نہین ہون روئداد مین اگر بشریت سے کچھ خطا ہوگئی ہی تو اوسکی اشاعت مخالفانہ مجکو پسند نہین مجھے خوب یاد پڑتا ہی کہ جوابات کی اخیر مین جناب مولانا مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی کا نام تھا پرچہ مطبوعہ مین مولوی عبدالقدیر کا نام ہی یہ امر بھی حیرت انگیز ہی اور اولاً مجھے اسقدر عرض کردینا اسمقام پر مناسب نہین معلوم ہوتا کہ مفتی صاحب نے فتوی کے ماقبل تمہیدی عبارت اور اپنے مہر و دستخط کے بعد اور علما کے مہرون دستخطون کا اپنے سامنے موجود نہونا جو ظاہر کیا ہی اوس سے علمای اہلسنت مخالفین ندوہ پر کوئی الزام سمجھنا ستم مالیخولیا ہی فی الواقع فتوی کے ماقبل مابعد کی عبارتین اور دیگر علما کی دستخط مفتی صاحب کی مہر کرتے وقت نہ تھی اور نہ اوسوقت اون کی ہونے کی کوئی ضرورت تھی جس آدمی کی عقل ہوگی وہ سمجھ سکتا ہی کہ تمہیدی عبارت مولوی عبدالرزاق حیدرآبادی کیطرف سے ہی نہ مفتی صاحبکی جانب سے اور نہ کسی مقام پر کسی فتوے مین مستفتی مجبور کیا جاسکتا ہی کہ صرف ایک مفتی کی دستخط کرائی اور اور علما

اور مفتیون کے دستخط نہ لی مفتی صاحب کی نسبت جسقدر کا دعویٰ ہے کہ اونہون نے اس فتوی کی تصحیح اور
اور اسپر مہر اپنی کی ہے اوسکا صاف صریح اقرار خود مفتی صاحب کے اُنھین خطوط سے بخوبی ثابت ہے خط
مورخہ ۱۷ شوال مین فرماتے ہین جو ورقہ جو حیدرآباد مین چھپوا کر بریلی مین شائع کیا گیا ہے اوسکے صفحہ سوم و
وچہارم مین جو سوالات وجوابات مرقوم ہین اون جوابات کی بیشک مین نے تصحیح کی ہے اور مہر کردی تھی
پس یہ شور و شغب کہ فتوے مین چالاکی کیگئی محض بے سود و بے فائدہ ہی نہین بلکہ کھلا جھوٹ اور کمال
بیحیائی بھی ہے اور وہ جو ندوی صاحبون نے اسی بحث مین **مولوی عبد الغنی** صاحب رکن ندوہ
وشاگرد مفتی صاحب کے دو ایک خط خطوط مفتی صاحب مین شامل کرکے چھاپی ہین اونکی خوبیان
ظاہر کرنیکی تو کچھ حاجت نہین عبد الغنی صاحب کو وہان حمایت ندوہ مین انکار فتوے کی وہ تیز
وتند چڑھی ہوئی ہے کہ اونہین نہ مفتی صاحب کے لکھے کی خبر نہ اپنی ہی تحریر کا ہوش نہ انکار آفتاب
سے پرہیز پھر سے وہ **مفتی صاحب** کو جھوٹا بتاتے ہین مفتی صاحب اونھین **کذاب** ٹھہراتے ہین
اور حضرت خود بھی کہین کچھ کہین کچھ لکھا ہین **مفتی صاحب** کی تو وہ اقرار کہ فتوے مطبوعہ جو
حیدرآباد پر بیشک مین نے مہر کی ہے **شاگرد** صاحب خط ۱۴ رمضان مین فرماتے ہین سوالات متعلقہ
اور غیر مقلدین ودیباچہ کے متعلق تھے تاہم مولوی عبد القادر صاحب نے اون کو بے ضرور سمجھکر ڈال دیا
فقط شیعہ کے متعلق ایک فتوے اونھون نے مرتب کیا تھا اوس پر مولانا نے دستخط کیے ہین یہی تھی
بہت خاصے ذرا مفتی ہی صاحب سے آنکھین قرض لیکر دیکھیے کہ فتوے مطبوعہ مین سوالات
صرف متعلق شیعہ ہین یا روافض ودیباچہ وہ وہابیہ وندوہ یہ سب کے متعلق ہین پھر **مفتی صاحب**
کے وہ اقرار بتصریح صفحات کہ فلان صفحہ سے فلان تک جو سوال جواب ہین اون پر مین نے
مہر کی ہے جنسے صاف ثابت کہ مفتی صاحب نے اون تمام جوابات کی تصدیق فرمائی اور اتنک اوسکا
اقرار ہے مگر **شاگرد صاحب** خط مطبوعہ انڈیا گزٹ بمبئی مین یہ نئی تانگ بولتے ہین جو ورقہ رسالہ
مطبوعہ حیدرآباد پہونچا اوسمین وہ فتوے بھی تھا جس پر جناب مولانا اور نیز مین نے دستخط کیے تھے
حالانکہ وہ سوالات ندوہ سے اصلا متعلق نتھے بلکہ وہ فقط غیر مقلدین جو اماموں کو مشرک کہتے ہین

ے ندوہ کی کمیٹی دوم مین بھی [illegible] کی کو حرف مستقل بہ شیعہ [illegible] باب ۲۳ [illegible]

یا شیعہ غالیہ کی نسبت دو تین تھی چالاکی سے گڑبڑ کر کر ایسا چھاپا جس سے بیوقوف آدمی یہ سمجھی کہ مولانا کی تصدیق تمام سوالات کی نسبت ہے؟ اب مسلمان اپنی ایمانی نگاہ سے انصاف کرین کہ توبہ توبہ مفتی صاحب اس امر مین جھوٹے ہین یا یہ شاگردجی چالاکی سے گڑبڑ کر کی براہ فریب وہی وجعلسازی اپنا اور اون کا لکھا مٹاتی اور بزور زبان وزور وبہتان سچے مسلمانون کو فریبی جعلساز بتاتی ہین سچ ہے ع خویش خود شکست جرم بر فلان بست ہے ندو یا تفو برین کذب وجعلسازیہا مکر و زور خود کنی طعنہ بر دگر زنی ہے شرم شرم ندویا زین زبان درازیہا؛ مگر بات وہی کہینگے چال پوری یہی تھی جو شاگردجی نے چلی کہ سرے سے یہ وہ فتوی ہی نہین جسپر مینے اور مولانا نے مہر کی اب اونہین کہنے کی گنجایش خاصی ہے کہ یہ تو آٹھ سوال ہین وہ کوئی دو تین سوال متعلق شیعہ وغیر مقلدین تھے یا کبھی یون کہ صرف متعلق شیعہ تھے ندوہ سے اونہین کچھہ تعلق نہ تھا اور بعینہ انھین سوالون جوابون کی تصدیق مان کر پہر اونہین ندوہ سے بے علاقہ بتانا جو روش ملائن مفتی صاحب نے اختیار کی ہم معتقد سہی مگر حق سے چارہ نہین یہ دو رازحال عجب ہرزہ بافی اور خود ہی اپنی تکذیب کو کافی واقع ہوئی قصور معاف یون تو شاگرد ہی استاد پر چڑھے بڑھے رہے کہ اپنی راہ تو صاف کرنی ایسی ہی جگہ کہتے ہین ع طرفہ شاگردی کہ میگوید سبق استاد را

اے علمای ندوہ خدارا انصاف مفتی صاحب خط مورخہ ۱۳ ر رمضان مین ارشاد فرماتی ہین مولوی عبدالقادر صاحب نے ایسے سوالات میری سامنے پیش نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہون اور خط مورخہ ۲۲ ر رمضان مین لکھتے ہین۔ اون جوابات کی بیشک مینے تصحیح کی ہے اور مہر کر دی ہے اون مین کچھہ ندوہ کا ذکر نہین نہ اون جوابون سے ندوہ کو کچھہ ضرر پہنچتا ہے۔ خیال کیجیے جس بندۂ خدا کے دل مین یہ امر راسخ ہو جو مسلمان اس بات کو یقیناً جانتا ہو کہ مفتی صاحب کی خدمت مین حضرت مولانا صاحب بدایونی نے فسادات کتاب روئداد کو ظاہر فرمایا اور بریلی بدایون کے واقفیون کا روئداد کی عبارت پر فخر کرنا بیان کیا کتاب روئداد کی متعدد مقامات جن پر بہت

اعتراض وارد ہوتی تھے ملاحظہ کرائے پہر کتاب روئداد مع اس فتوے کی جسکی تصدیق و تصحیح کا مفتی صاحب کو ان خطوط مین اقرار ہے اون کے ملاحظہ کیواسطے اونکے پاس چہوڑ آئے پہر دو روز کے بعد حضرت مولانا صاحب بدایونی مفتی صاحب کیخدمت مین دوبارہ تشریف لیگئے اور پہر فتوے مع عبارات روئداد جنسے فتوے کو تعلق تہا بالاستیعاب مفتی صاحب کو سنایا اور پہر مفتی صاحب عبارات روئداد دیکہہ دیکہکے ہر سوال کی تطبیق اور ہر جواب پر زبانی تصحیح و تصدیق فرماتے جاتی تھے جتنے کہ بعض جوابون سے بعض الفاظ کہ واقع مین حق اور مسلک رعایت ندوہ داری مین سخت تھے مثل ضلالت و بطالت و جہالت کے جو مولوی سید محمد علی صاحب ناظم پر پڑتی تھے کٹوا دیے اور اونکی جگہ صرف غلط محض کا لفظ لکہوایا پہر فتوے کو اپنی مہر مبارک سے مزین فرمایا اوسکے بعد مولانا صاحب بدایونی نے بہی مفتی صاحب کی مواجہہ مین اوسپر اپنی تصحیح لکہدی اور پہر مولانا صاحب بدایونی نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ خود ایک خط مولوی محمد علیصاحب کو روانہ فرمادین مجکو اونکی علم و ورع سے غالب امید ہے کہ وہ آپکا خط دیکہکر اغلاط ندوہ کی اصلاح کر دینگی مفتی صاحب نے اسکا بہی وعدہ فرمایا جو مسلمان ان تمام واقعات سے واقف ہو اوس شخص کو مفتی صاحب کا یہ فرما دینا کہ "مولوی عبد القادر صاحب نے میری سامنے ایسے سوالات پیش نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہو کسقدر حیرانی پریشانی مین ڈالنے والا ہے اور کہان تک سوء عقیدت کو بڑہانے والا ہے۔ صاحبو مین بریلی مین بہی موجود تہا مین نے وہ خط بہی دیکہا ہے جو حضرت **مولانا صاحب** بدایونی نے انہین امور مین مباہلہ کیواسطے بہیجا اور مفتی صاحب نے سکوت محض فرمایا کچہ جواب نہ دیا اگرچہ یہ خط چہپ کر شائع ہو کر حضرات علمائے ندوہ کی نظر سے گذر چکا مفتی صاحب کی نگاہ مبارک سے قلمی و مطبوعہ ہر طرح اوسکا لفظ لفظ لطف حاصل کر چکا مگر اوسکی تہوڑی سی عبارت اس مقام کے متعلق بغرض ملاحظہ ناظرین نقل کرتا ہون حضرت مولانا صاحب بدایونی اوس خط مبارک مین فرماتے ہین۔ "اولاً یہ کہ مین بشہادت علم اپنی رب قدیر علیم و خبیر سمیع و بصیر جل شانہ کی وکفی باللہ شہیدا گذارش

کرتا ہون کہ مین نے بمقام حیدرآباد خدمت والا مین عرض کیا تھا کہ ایک مدت سے بدایون و بریلی مین شیعہ کے رسائل شائع ہوتے ہین اور جہال کو طرح طرح کے دہوکے دیے جاتے ہین کہ علمای محققین ندوہ نے ثابت کیا ہے کہ جو شخص کلمۂ طیبہ پڑہے اور نماز کعبہ شریف کیطرف ادا کرے وہ ہمارا دینی بہائی ہے اور اوسکو گمراہ کہنا چہ جائیکہ کافر ٹھہرانا باطل و گمراہی ہے پس جو لوگ شیعہ کو بسبب اونکی عقائد کے کافر بلکہ گمراہ لکہتے ہین قول اون کا مردود ہے اور اہل قبلہ کے رد مین جو کوشش دکہائی جاتی ہے وہ سب بیجا ہے وعلی ہذا القیاس اور ایسی مکائد کا منشا رسائل ندوۃ العلما مثل روئداد وغیرہ کی بعض عبارات ہین جنپر بہت اعتراض وارد ہوتے ہین پس اسکا دفع ضروری ہے تاکہ شیعہ وغیرہم کو موقع اضلال جہال نہ ملے اور چند مقامات کتاب روئداد کی ملاحظہ مین گذرانکر مع اوس فتوے کے جسکو مولوی عبدالرزاق صاحب نے حیدرآباد مین چہپایا ہے اور آپ ابہی تک اوسکی تصحیح کی تصدیق فرماتے ہین آپکی خدمت مین چہوڑ دیا تاکہ بعد غور و ملاحظہ کے بوقت فرصت اوس فتوے پر تصدیق و تصحیح مہری اپنی لکہدین - دو روز کے بعد جب پہر مین حاضر خدمت ہوا معلوم ہوا کہ آپ نے مہر نہین فرمائی اوسوقت آپ سے وہ فتوے مع روئداد لیکر آپکو سنایا آپ ہر سوال کے جواب کی تصدیق فرماتے جاتے تھے یہان تک کہ متعلق اس قول قائل کے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کی نسبت لکہا ہے کہ اگر اوس پر خیال کیا جاوے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنیوالا اور حرام کو حلال جاننے والا ہماری عقائد کی رو سے کیسا ہی تو ایسا سخت حکم نکلیگا کہ شرکت اسلامی بہی نرہیگی - جواب مین بعض الفاظ مثل ضلالت و بطالت و جہالت کہ آپ نے جو سخت بتائی آپکی مشورہ سے (چونکہ مجیب کیطرف سے مین مجاز تہا) کاٹ کر لفظ غلطی کا قائم کر دیا اسیطرح اور جگہ بہی حسب حکم آپکی اصلاح کر دیگئی آپنے اپنی تصحیح و تصدیق مہری سے اوس فتوے کو مزین کر دیا اور آپ کے سامنے مین نے بہی اون جوابات کی تصحیح و تصدیق لکہدی پہر مینے عرض کیا کہ آپ ایکخط متضمن اصلاح اغلاط ندوہ کا ناظم صاحب کو ارسال فرمائین کہ مطابق تحقیق محققین اہل سنت کی اصلاح اوسکی ضروری ہے اور شیعہ وغیر مقلدین و نیچریہ کو گنجائش وعظ و رکنیت جلسۂ دینی

کی ندوین مجکو اگرچہ ناظم صاحب سے ملاقات نہین ہے مگر اونکی علم دوستی سے مجکو غالب امید ہے کہ وہ اصلاح اغلاط ندوہ فرمادینگے آپ نے اسکو بھی قبول نہ فرمایا۔ اب لاچار تکذیب ان سب امور کی تحریر منسوبہ جناب والا مین شائع کیجاتی ہے اور نیز آپکی تحریرات کو جواب و فیصلہ اون خدشات کا قرار دیا جاتا ہے جو نمبر ۲ اوس خط مطبوعہ مین مذکور ہین جو حکیم سید اشفاق حسین صاحب کی نام ارسال کیا اور مطبوع بھی ہوگیا ہے۔ لہٰذا مین باعتماد علم دوستی جناب والا کی واسطے تسکین قلوب مسلمین کی استدعا کرتا ہون کہ جناب والا مسجد مین تشریف فرما ہون اور مین قرآن مجید واسطے زیادت اطمینان عوام اہل اسلام کے ہاتھ مین لیکر حال مذکور بیان کرون اگر میرا بیان آپکے نزدیک سچا ہو تو آپ تصدیق فرمادین ورنہ آپ بھی قرآن عظیم ہاتھ مین لیکر تکذیب اوسکی عامہ مسلمین کے سامنے اور دعا ہلاکت کاذب اور ظہور حجۃ اللہ کی فرمادین اور مسلمانان حاضرین آمین فرمائین۔ محبوب کریم تعالی شانہ کی فضل و کرم سے امید قوی ہے کہ وہ امر حق اہل اسلام پر ظاہر فرمائیگا واللہ یحق الحق وہو یہدی السبیل۔ اور یہ خط مبارک ان عبارت مبارک پر ختم کیا گیا ہے (اسکے جواب شافی کا طالب ہون اور آپ سے بواسطہ حق اسلام کی جو سب حقوق سے بڑا ہے استدعا کرتا ہون اس معروضہ کا جواب اسوقت سے کہ صباح یکشنبہ ۲۸ ماہ شوال ہے آج کی شام تک یا دس بجے رات تک مجکو عنایت ہو ورنہ سکوت تسلیم و قبول پر محمول ہوگا) فرمائیے اگر مفتی صاحب اپنے اس قول مین کہ مولانا مولوی عبد القادر صاحب نے میرے سامنے ایسے سوالات پیش نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہو سچے تھے تو کیون اس خط کا جواب نہ دیا کیون سکوت محض کیا۔ حضرات مین جامع مسجد بریلی مین بھی حاضر تہا مینے اور ایک ہی کیا ہزارہا آدمیون نے دیکھا کہ مفتی صاحب جامع مسجد سے نماز پڑھکر نہایت سرعت کیساتھ چلدیے اور حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی انہین امور کی تصدیق اور اسی نزاع کے تصفیہ کو مفتی صاحب کے پیچھے چلے جاتے تھے مفتی صاحب کو آگے بڑہ کر اکثر لوگون نے روکا اور عرض کی کہ وہ دیکھیے مولوی عبد القادر

صاحب آکے پاس آتے ہین آپ ذرا ٹھہر جاییے مفتی صاحب اس کہنے اور دیکھنے پر بمقتضی اپنے خلق کے ٹھہرنیکا کچھ قصد بھی کرتے مگر خدا جانے کیا حالت طاری تھی کہ ٹھہر نہ سکتے اور چلتے ہی تھے ادھر میان امیر الدین صاحب شاگرد کی قوت جاذبہ مفتی صاحب کی قوت ماسکہ کو اور بھی معطل کیے ہوے تھی تا بازار یہی معاملہ رہا آخرکار حضرت مولانا صاحب بدایونی جامع مسجد کو دو بس تشریف لائے اور وعظ فرمایا اُن معاملہ پر کئی ہزار مسلمانوں کی قلوب مین جو اُس وقت جامع مسجد مین حاضر تھے مفتی صاحب کی طرف سے تزلزل آگیا ہے مفتی صاحب کو علیگڈھ مین بھی دیکھا اور اون کے خلق کی وسعت کو اپنی آنکھوں سے معاینہ کیا ہے مفتی صاحب جب کبھی بازار مین نکلے ہین اور کسی دکاندار نے سلام کیا ہے عام اس سے کہ وہ ہندو ہو یا مسلمان تو کم سے کم ایک منٹ کے قریب توقف فرماکر اوسکی مزاج پرسی کی دلداری برتی پھر اس مقام پر یہ کج خلقی کہان ہان کج خلقی کہان مفتی صاحب اپنی اوسی خوش اخلاقی پر ہین مگر افسوس اس لطف طبع پر قہر ہوا کہ سیدھی سادی بزرگوار نے بعض کج راہون کج طبعون کج منشون کج کیشون کی باتون مین آکر ندوہ مخذولہ کی حمیت جاہلیت مین شان علمی گنوا کر جو اون وقایع صادقہ سے انکار کر دیا اور ان خطوط مین کذب صریح و دروغ قبیح زبان قلم پر آگیا ادھر چالاک صاحبون نے دم مین لا کے خطوط لکھوا کر فوراً چھاپ دی صدق کا بھرم علم کا دھرم سب طشت از بام ہوگئی بقول ندیدیا

ع خط کے آتے ہی لفافہ کھل گیا ۔ اب ہاتھی کے دانت باہر نکلکر اندر کیون کر ہون ادھر ہزار کی تنخواہ وہ شوکت وہ جاہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت آڑے آئی بات کی پچ نے رجوع کی تاب ستانی ان وجوہ سے ناچار گریز لازم ٹہا گریز بھی آنکھین چار کرتے شرم دامنگیر تھی اب علمای ندوہ مین لے بخوبی قسمت سے اصل فتوی بھی ان آنکھون دیکھا ہے مین نے اون لفظونکو قلمزدہ بھی دیکھا جنکو مفتی صاحب نے خاطر عزیز مولوی محمد علی صاحب ناظم کے لیے کٹوایا ہے مین نے اوسمین مجیب کا نام مولوی عبد القدیر دیکھا ہے جسکی نسبت مفتی صاحب فرماتے ہین مجھکو خوب یاد ہے کہ جوابات کے اخیر مین مولانا عبد القادر صاحب کا نام لکھا تھا

نہ مولوی عبدالقدیر کا۔ مین نے اوس فتوے مین مولانا مولوی عبدالقادر صاحب کی تصدیق و تصحیح بھی لکھی دیکھی جو اونھون نے مفتی صاحب کی مواجہہ مین اونکی مہر کے بعد لکھی ہین اونمین مفتی صاحب کی مہر بھی دیکھی جو اونھون نے فتوی پر ثبت کی۔ میرے پاس اسوقت وہ اصل فتوے موجود ہے۔ اب فرمائیے مین کیا کرون اور جناب مفتی صاحبکی بابت مین کیا اعتقاد رکھون اے علمای ندوہ مین ان سب امور سے قطع نظر کر کے صرف ایک امر عرض کرنا چاہتا ہون یہ تو واضح ہوچکا کہ فتوی مذکورہ منقولہ بلاشبہہ لفظاً لفظاً مفتی صاحب کا تصحیح و تصدیق کیا ہوا ہے، جسکا خود انھین خطوط مین اونھون نے اقرار کیا ہے اب آپ حضرات اپنے ایمان وانصاف سے ملاحظہ کرین اگر اسمین کتب ندوہ واقوال اہل ندوہ سے مخالفت پائی جائے تو سمجھ لیجیے کہ مفتی صاحب کے وہ انکارات کہ فتوے کو ندوے سے تعلق نہین فتوی سے ندوہ کو غرض نہین کیسی کھلی شوخ چشمی و بیشرمی کذب صریح مکابرہ قبیح ہے ورنہ وہ سچے اور الزام اولٹے مین تمام کتب ندوہ کا کہان تک ذکر کرون سردست داہنے ہاتھ مین فتوای مصدقہ مفتی صاحب لیجیے اور روداد جلسہ دوم بائین پر رکھیے اور اوسمین فقط تمہید مولفہ ناظم صاحب پر نظر ڈالیے اور دیکھیے کہ فتوی و تمہید مین کسقدر تخالف ہے **ناظم صاحب** اوس شخص کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھے اور ہماری قبلہ کیطرف سجدہ کرے مسلمان اور مومن ہونے کا حکم فرماتے ہین جس اجمال واطلاق کی صاف صریح تفصیل وتوضیح وتعمیم وتشریح آپ روداد کے حصہ مضامین اربعہ رسالہ اتفاق سے ایسے جوش کیساتھ ظاہر ہے جسمین ہواخواہون کی تاویل تخصیص بناوٹ لاوٹ کی گنجائش نہین ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر٭ اور **فتوی** مین پہلے ہی سوال کے جواب مین تشریح ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق جمیع ضروریات دین محمدی کا پس جو شخص ایک امر کا بھی ضروریات دین محمدی سے مثل فرضیت صوم رمضان یا زکوۃ کے انکار کرے وہ قطعاً کافر ہے اور جو اوسکو کافر نجانے وہ بھی کافر ہے اور مجرد کلمہ پڑھ لینے اور نماز ہماری قبلہ کیطرف

ادا کر لینے سے باوجود انکار ایک امر ضروری دینی کے بھی ہرگز اطلاق مسلمان ہونیکا شرعاً صحیح نہوگا۔ اور اسی بنا پر اور سوالون کے جواب مین لوگونکی کفر کی تصریح کر دی ہے جو ملائکہ کے وجود خارجی کا انکار کرتے ہین یا جنت و دوزخ کی حقیت مطابق عقیدۂ عام اہل اسلام کا انکار رکھتے ہین یا کہتے ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن کو متغیر کر دیا ہے یا حضور پرنور جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ تبلیغ دین مین تقیہ فرماتے تھے یا ائمۂ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم انبیای سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہین وغیرہ وغیرہ۔ خیال کیجیے کہ ناظم ندوہ ان تمام لوگون کو اسلام مین داخل کر کے کونوا عباد اللہ اخوانا مین شامل کرتے ہین اور فتوے اونکو اسلام سے خارج اور مسلمانونکی جماعت سے علحدہ کرتا ہے یہہ **فتوی** مین تشریح ہے کہ خارجی رافضی وغیرہم تمام مبتدعین سے بغض رکھنے کا حکم ہے اونکی توہین اور انکار ضروری ہے اور **ناظم** ندوہ جو کچھ تمہید مین اسکی نسبت فرماتے ہین اور بزعم خود مسلمانون کو اولٹی ہدایت کرتے ہین وہ آپ حضرات خود دیکھہ سکتے ہین **ناظم جی** غیر مقلدین زمانہ کی نسبت فرماتے ہین اونکا اختلاف مثل اختلاف حنفی شافعی کی ہے **فتوی** مین اونھین گمراہ وخارج از اہلسنت قرار دیکر حوالہ کتاب فتح المبین کا کر دیا ہے جس سے غیر مقلدین کا مبتدع وبدمذہب ہونا بخوبی ثابت ہے اور سنیے فتوی کا ساتوان سوال تو خاص **ناظم جی** ہی کے قول پر مرتب ہوا ایک ذرا اوسپر پھر نظر تازہ کر لیجیے۔

سوال جو شخص کہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی بلحاظ عملیات واعتقاد کے اسقدر مختلف ہین کہ اگر اوسپر خیال کیجیے تو شرکت اسلامی بھی نہین رہی اسلیئے کہ ایک شئ حنفیہ کے یہان فرض یا واجب اور شافعیہ کے یہان حرام یا مکروہ ہے وبالعکس اور فرض کو ممنوع یا حرام کو حلال جاننے والا کافر ہوتا ہے فقط یہ قول اوسکا کیسا ہے۔

الجواب یہ قول محض غلط ہے ان چارون مذاہب مین اگرچہ فروع عملیہ کا اختلاف رحمت ہے مگر اصول اعتقادیہ مذہبیہ مین متفق ہین اور ایک دوسرے کو گمراہ نہین جانتا کما ہو مصرح فی کتبہم

اور یہ وہم کہ جب ایک مذہب مین ایک شی حرام ہی اور دوسرے مذہب والے اوسکو حلال کہتے ہین یا بالعکس اور تحریم حلال یا تحلیل حرام مستلزم کفر ہی یہ محض مغالطہ فاسدہ ہی کہ تحریم حلال وتحلیل حرام سے اوسوقت کفر لازم آتا ہی جب حکم قطعی حلت یا حرمت کا شرعًا بالاجماع ضرورۃً ثابت ہو سو بحمد اللہ تعالی یہان اوسکا نام ونشان تک بھی نہین ہی اب ناظم جی کی عبارت ملاحظہ ہو جسکو دیکھکر ہر شخص ذی اعتبار سمجھ لیگا کہ سوال مین جو شخص سے مراد کون تھا اور حسب فتوای مفتی صاحب یہ غلط گو غلط کار کون تھا یہ وہم پرست مغالطہ باز کون تھا یہ فاسد القول بد گفتار کون تھا ع چھائی جاتی ہی یہ دیکھو تو سراپا کس پر ناظم صاحب روئداد سال دوم صفحہ (۹) مین چہکتے ہین ان چار فریق (یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی) مین بہت کچھ اختلاف ہی ایک شی شافعیہ کی یہان فرض یا واجب ہی اور حنفیہ کی یہان حرام یا مکروہ اسیطرح حنفیہ کی یہان حرام ومکروہ ہی اور شافعیہ کی یہان حلال ومباح ہی۔ اب خیال کیجیے کہ بلحاظ عمل واعتقاد دونون کے کسقدر فرق ہی اگر اسپر خیال کیا جائے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنیوالا اور حرام کو حلال جاننے والا ہماری عقائد کی رو سے کیسا ہی تو ایسا سخت حکم نکلیگا کہ چارون گروہ مین اسلامی شرکت بھی نرہیگی۔ اب ارشاد ہو کہ یہ فتوی مخالف ندوہ کیسے یا نہین اس فتوے سے ندوہ کو ضرر پہنچتا ہے یا نہین اس فتوی سے ناظم جی کی نظم منظوم ہباءً منثورًا ہوگئی یا نہین اب کہئے مفتی صاحب کا فرمانا کہ ان جوابون سے ندوہ کو کچھ ضرر نہین نہ اونمین ندوہ کا کچھ ذکر کسقدر ذی اصل ہی اور مفتی صاحب کے علم وفہم پر کیسا دھبا لگاتا ہی۔

(لطیفہ غیبیہ) ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ بفضلہ تعالی ہمکو کچھ ضرورت فتوی وندوہ مین تخالف ثابت کرنیکی نرہی خود ناظم جی نے ندوہ وفتوے کی مخالفت تسلیم کر لی ناظم جی ذرا نگاہ روبرو دیکھیے یاد بھی ہی **منشی مظہر الحق صاحب نعمانی ردولوی** ممبر ندوہ کا آپکو خط لکھنا اور اوسمین انھین مخالفتون کا بیان کرنا اور آپکا عاجز آکر یون اوڑان گھائیان بتانا کہ جناب مفتی صاحب دام ظلہ کی فتوے کی نسبت جو آپنے لکھا ہی اسکے بارہ مین مجھے اسوقت کچھ نہین کہہ سکتا جب تک کہ خاص اصلی مہری دستخطی استفتا نہ دیکھون کیونکہ مجھکو اس مطبوعہ استفتا پر اطمینان نہین ہی

اسقدر جواب کافی ہی کہ آخر شب ہی علمائے مدینہ کی فیض سے ہزارون اولاستہ عنیہ ہو چکی ہین ندوہ کی ضلالات خیالی اگر وہ اس تحریر کے موافق ندوہ کو بر سر ضلالات سمجھتے تو ہرگز اب انکے لئے حضرات فدا الحذرا ناظم جی کی دیانت بھی ملاحظہ ہو منشی صاحب موصوف رکن جلیل ندوہ نے اپنے خط مین چند مخالفتین حقہ وکتب ندوہ کی ظاہر کرکے ناظم صاحب سے استفسار کیا اور اپنی غلطیان کا رفع چاہا تھا او سکو جواب مین حضرت فرماتی ہین کہ مجکو مطبوعہ استفتا پر اعتبار نہین ۔ حالانکہ مفتی صاحب ہمارے اپنے خطوط مین جنہین حضرات نے معاذ اللہ وحی آسمانی مشہر کر بار بار چھپوایا اور مین بھی اس رسالہ مین اونکی نقل کرچکا بار بار بتکرار اس فتوے کی تصحیح و تصدیق کا صاف اقرار فرماتے ہین ۔ اب دو حال سے خالی نہین یا تو ناظم جی بادۂ سرجوش ندوہ حق پوش سے ایسے مدہوش ہین کہ نان اور پنہ کی بھی تمیز نہین یا دیدہ و دانستہ سائل کو انجان سمجہکر اس خیال سے کہ اونہون نے خطوط مفتی صاحب کہان دیکھے ہونگے ایسا جواب دیا واہ رے ندوی تہذیب اور تیری دیانت کی خوبی ۵ آدمیان گم شدند ملک بہ ندوہ رسید ہا ، اندر مسکین عزیزانہ قدوہ رسید ہا ، عجب عجب ہزار عجب کہ اس فتوے کی شائع ہونے پر وہ غیظ و غضب وہ مفتی صاحب سے خطوط کی طلب وہ اونکی اقباحون کے شور و شغب پھر مفتی صاحب خود بریلی مین تشریف لائے ناظم و منظوم و دیگر اراکین بریلی مین پانچ سات روز تک یکجا رہے مگر نہ ناظم نے پوچھا نہ مفتی صاحب نے خود کہا فتوے کا کوئی ذکر آیا ہی نہین کہ یہ کیسی خبر اڑی ہے جان ندوہ پر کیسی بنی ہے کیا آپ نے اسکی تصحیح کی ہے

---

۵ ناظم جی مدد نون بیلے بجا زنگی کی شان مین مولانا مصنف سلمہ اللہ تعالے نے فتویٔ ندوہ کا تحالف دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا یہ ظاہر عبارت ناظمیہ پر لطیفہ ہے اور اسقدر تو یقینی ہے کہ ناظم جی گئے گذرے خرومین جب تو دن دہاڑے سورج پر خاک اڑانی گوارا کی کہ مجھے اس پر اطمینان نہین اگر مفتی جی کی طرح دو چار بی ناک مانگ سکتی تو اپنی دوست پاچہ کیون ہوتی ع من نیک می شناسم پیران پارسا را ۔ محمد حسن رضا خان حسن قادری برکاتی ابوالحسینی بریلوی غفرلہ اللہ تعالی لہ

غرض ہندوستان بھر میں ڈنکا بجا گیا اس میں کچھ پوچھ گچھ ہوئی ناچار بیچاری ناظم جی ابتک شک کی اندھیریوں میں پڑی ہیں سه یکجہان حجۂ زبان گشت ونگفتن باقی ست طشت از بام فتادست ونہفتن باقی ست ہے اس بے انصافی اور ہٹ دھرمی کی بھی کوئی انتہا ہے ہمکو تو ناظم صاحب سے یاس ہو گئی کہ وہ ہمارا اطمینان فرمائینگے جب انکی دیانت وانصاف و جواب دہی کی یہ حالت ہے کیا خوب سائل تو حضرت سے پوچھے کہ خدارا ان مخالفونکا جو فتوے ندوہ میں ہیں آپ کیا جواب دیتے ہیں حضرت صاف اُڑان گھائی بتاکر یہ بلا بھی مفتی ہی صاحب کے سر ڈالیں یہ ہیچ ہے ع برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ۔ باقی رہی مفتی صاحبکی ندوہ میں شرکت وہ کسی عاقل انصاف پسند کے نزدیک ہرگز قابل استدلال نہیں وہ عالم ہیں علامۃ الدہر ہیں کیا امام معصوم ہیں کہ گناہ کو گناہ جانکر انکی شرکت محال ہے۔ دور کیوں جائیے انہیں معاملات میں جو متعدد استفتا حضرت سے ہوئے اور ایک کا بھی جواب نہ دیا گیا یہ اظہار حق سے سکوت شرعاً گناہ نہیں ۔ نہ مانئے تو یہی استفتا کر دیکھئے کہ اون دینی ضروری سوالوں کے جواب سے آپکا سکوت شرعاً کیسا تھا انصاف یہ ہے کہ مفتی صاحب جبتک ہمارے سوالات کے جواب شافی دیکر اطمینان نفرمادیں ہمارے نزدیک ایک ہمیں کیا ہر عاقل حق طلب کے نزدیک بالکل ساقط الاعتبار ہیں **لطف کا طرہ** یہ کہ مفتی صاحب نے اسپر بھی بس نکی جوش محبت و افراط حمیت میں یہ بھی فرمادیا کہ مجکو اگر معلوم ہوتا کہ یہ سوالات وجوابات روئداد جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ کے فسادات ظاہر کرنیکی متعلق ہیں تو میں مہر نکرتا انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس صد ہزار افسوس ایک عالم متقی ہائیکورٹ دکن کا مفتی چودہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کا نوکر عمر شریف کچھ اوپر ستر اور وہ خاص امر دینی میں یوں کہے کہ اگر میں جانتا کہ یہ مسئلہ فلاں شخص کے متعلق ہے تو ہرگز جواب نہ دیتا ۔ اس قول کی شناعت جس حد تک ہے اوسکو ہر ذی عقل مسلمان خوب سمجھتا ہے الغرض اس ندوہ غیر مشروعہ کی صدارت اور بدمذہبوں کی ساتھ مخالطت و مجالست سے

مفتی صاحب باوصف علم وفضل وتورع وتقوی کے کتنی ممنوعات کثیرہ کے مرتکب ہوے **اول** حق چھپایا اور قرآن عظیم کے احکام قاہرہ کو دل سے بھلایا قال اللہ تعالی و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب لتبیننه للناس ولا تکتمونه **دوم** خط مباہلہ مین اونکی گواہی طلب تھی مفتی صاحب نے اتقا کی اور حکم قرآن کی کچھ نہ پروا کی قال اللہ تعالی و لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانه آثم قلبه گواہی نہ چھپاؤ جو گواہی چھپائے اوسکا دل گنہگار ہے **سوم** بایار دینی ضروری استفتون کے جواب سے کنارہ کش ہوے ساکت عن الحق بنے عذاب روز حساب سے نہ ڈرے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من سئل عن علم فکتمه الجم یوم القیمة بلجام من نار جس سے کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اوسے چھپائے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام دیجائے **چہارم** باطل کی اعانت کی اور بھلا دیا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان **پنجم** ان خلاف حیا وامانت ومخالف صدق ودیانت خطوط کی مسلمانون مین اشاعت پسند کی اور یاد نکیا کہ رب جبار قہار فرماتا ہے ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة جو لوگ بری بات کا چرچا مسلمانون مین پسند کرتے ہین اون کے لیے دکھ کی مار ہے دنیا وآخرت مین **ششم** بے قبول اصلاح وموافقت مذہب اہلسنت نیوہ مفتی اپنی شرکت وصدارت سے بیچارے بے علم عوام کو فتنہ مین ڈالا اور یاد نہ آیا کہ عزیز مقتدر جل وعلا نے فرمایا ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنت ثم لم یتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق بیشک جن لوگون نے فتنہ مین ڈالا مسلمان مردون اور عورتون کو پھر توبہ نکی اونکے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اون کے لیے آگ کی مار ہے **ہفتم** کلمات خبیثہ شنیعہ مخالف مذہب اہلسنت ندوہ کی لکچرون نداؤن مین سنے اور نہ بگڑے باوصف قدرت وصدارت نہی عن المنکر سے باز رہے اور بھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کلا واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر ولتأخذن علی ایدی الظالم ولتأطرنه علی الحق اطرا اولیضربن بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنهم نہین نہین خدا کی قسم یا تو ضرور تم

بھلی بات کا حکم دوگی اور بری بات سے روکوگی اور ظالم کا ہاتھ پکڑلوگے اور حق کی طرف مائل کروگی یا بیشک اللہ تعالی تمھارے اون کے دل ایک سے کرکے تمپر لعنت کردیگا۔ جیسے ایسی ہی حرکت کے باعث بنی اسرائیل کے علما پر لعنت فرمادی ہشتم بدمذہبون گمراہون کی تعریف و تعظیم کرتے کراتے ہین اور غضب جبار کا کچھ خیال دلمین نہ لائے۔ یہان تک کہ خود اپنی فرمایش سے نصرانی پادری تحت علماے دین پر بٹھائی اور یہ نہ سمجھے کہ حدیث مین ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام جسنے بدمذہب کی توقیر کی اوسنے دین اسلام کو ڈھانے مین مدد دی دوسری حدیث مین ہے اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز العرش جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور عرش الہی ہل جاتا ہے[1]۔ نہم جھوٹ بولے نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد بار یہ کہ میرے سامنے ندوہ کا کچھ ذکر نہوا یہ کہ فتوے کے آخر مین مولوی عبد القادر صاحب کا نام تھا نہ مولوی عبد القدیر کا یہ کہ مولوی عبد القادر صاحب نے میرے سامنے ایسے سوالات پیش ہی نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہون یہ کہ ندوہ کا ان سوالات وجوابات مین کچھ ذکر نہین یہ کہ ان جوابون سے ندوہ کو کچھ ضرر نہین پہنچتا **جھوٹ** بولنا خصوصاً امر اہم دینی مین اگرچہ ندوہ کے نزدیک سہل ہو مگر ہر عاقل اوسے سخت شرمناک عیب جانتا ہے اور قرآن مجید مین تو یون ارشاد ہے فنجعل لعنة اللہ علی الکذبین ہم خدا کی لعنت ڈالین جھوٹون پر دہم اپنا تو گناہ اور اپنے

---

[1] عرش الہی لاکھ ہلا کرے **ندوہ کا تخت** تو کالون گورون رافضیون پادریون ہر رنگ کے بدمذہبون کا فردون کی **گنگا جمنی** جلوہ دینے مرصع ہوگیا ان دھبون **داغون** کی کثرت سے اوسکی چمکاہون تو **تخت طاؤسی** بن گیا پھر کیا ہے خوش خوش سلطنت **تیموری** پائی اور آخر اوسکی ایک مہرہ خونگرم رنگین کہ ندوہ کی دائرہ مین باون تولہ کے **ندیلی بھیت** دہلی مین تیمور کہلاتے ہین جنکے دوسرے لقب ہے جب کوئی پوچھے کہ انت السنة منکم ام من اہل السنة کیا ہے یا اہل سنت کا صاف چلا چلا کر غتہ سناتا ہے کہ **منا منا** بہلا بہارا بہارا ۱۲ احمد عبد الحی عفی عنہ

بزرگ حامی سنت ماحی بدعت رکن عظیم دین وملت عالم متقی مولانا مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی پر معاذ اللہ کذب وفریب کی تہمت لیے جھوٹ بھی بولی اور جھٹلایا بھی ۔ اور بھول گئے کہ رب العزۃ تقدس وتعالی فرماتا ہے ومن یکسب اثما او خطیئۃ ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا جو کوئی گناہ یا خطا پھر اوسکی تہمت رکھے کسی ناکردہ گناہ پر اوس نے بہتان اوٹھایا اور صریح گناہ لئے ۔ علمای ندوہ مین سے جو کچھ آپکی حضور مین عرض کیا ہے یہ میری اجمالی خیالات ہین حضرت مفتی صاحب کیخدمت مین شدت عقیدت وکثرت محبت کے سبب مین مجبور ہون کہ جب ان امور پر خیال کرتا ہون چار طرف سے غم والم کی گھنگھور گھٹائین دلپر چھا جاتی ہین عجب نہین کہ ایسی حالت مین بمقتضاے شدت محبت دو ایک لفظ سخت زبان قلم پر آگئے ہون کہ جسقدر محبت وعقیدت زائد اوسیقدر ایسی باتون سے تاثر وصدمہ زیادہ تو مین امید کرتا ہون کہ کوئی لفظ ایسا دیکھین تو اوسے ایک سچے محب دلدادہ کیطرف سے **واسوخت** تصور فرمائین جسمین وہ غم حبیب وغصہ رقیب کی باعث خدا جانے کیا کیا کچھ کہتا ہے جو اگر نہ بہت کمسن نہ الھڑپنے کی دن تو ضرور سمجھ لیتا ہے کہ یہ نیاز عاشقان ہے نہ طعن مخالفانہ نہ کہ ماشاء اللہ محبوب جہاندیدہ ہفتاد سال رسیدہ کا ہے شرعی اعتراض اونکی بیان مین تو ضرور مجبوری ومعذوری ہے ۔ آپ ہی فرمائیے کہ جب حضرت مفتی صاحب سے ایسے امور ممنوعہ شرعیہ کا ارتکاب ہوا تو مین اوسکو کن لفظون مین ادا کرتا ۔ بقسم عرض کرتا ہون کہ میری دل مین اب تک اپنے مقدس ومبارک مفتی صاحب کی نسبت یہ خیال باقی ہے کہ اگر اب بھی کوئی شخص شہود حضار واقعہ مثل جناب **نواب رحمت اللہ خان صاحب** وجناب **نواب سید خواجہ اسد اللہ خان صاحب** رضاعی اکابر محلہ مغلپورہ شہر حیدرآباد و جناب **خواجہ محمد عبداللہ صاحب** دہلوی مصنف عندہ مقیم حیدرآباد محلہ یاقوت پورہ وجناب **مولانا مولوی حکیم محمد عبدالقیوم** صاحب بدایونی نزیل سکندرآباد دکن و جناب **مولانا مولوی محمد عبدالرزاق** صاحب لکی حیدرآبادی مصنف حشوہ وغیرہم مسلمین

معززین کے مجمع مین جناب مفتی صاحب سے اس واقعہ کی نسبت سوال کیا کہ آپکو حضرت مولینا بدایونی نے کتاب روئداد جلسہ منعقدہ لکھنؤ دکھائی تھی یا نہین اور مولوی محمد علی صاحب ناظم کی زیادتیون کو جو اوس عنوان نے تمہید کتاب مذکور مین کی ہین ملاحظہ کیا تھا یا نہین اور اوسکی نسبت کوئی سوال فتوے مین مندرج تھا یا نہین اور اوس کے جواب مین سے بعض الفاظ سخت جات آپنے کٹوا دیے یا نہین تو حضرت مفتی صاحب ضرور امر حق کا اقرار فرماوینگے اور خدانا کردہ کیا یہ اصرار رکھینگے ان سوالات سے بھی میری غرض یہ ہے کہ جو بزرگوار میری ہدایت چاہتے ہین کیواسطے اس رسالہ کا جواب تحریر فرماوین اونکو چاہیے کہ وہ میرے ان سوالات کا جواب بھی حضرت مفتی صاحب قبلہ سے لیکر اپنی تحریر مین شامل فرمادین ۔ حضرت مفتی صاحب تو مفتی صاحب مجھے حضرت بابرکت صاحبزادہ والا مرتبت جناب مولانا مولوی سید ابو المحمود احمد اشرف اشرفی دام مجدہم السامی کی نسبت بھی یہی وثوق ہے کہ بحول اللہ تعالے ہرگز خلاف واقع شہادت نہ دینگے مولانا اشرفی بھی اس واقعہ کے وقت حاضر جلسہ تھے گو وہ مفتی صاحب کے شاگرد رشید اور اب بھی اون کے پاس حیدرآباد مین مقیم ہین مگر حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالی عنہ کی معزز و مبارک نسبت اور بالخصوص اعلیحضرت سید السادات قطب السماوات حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا پاک مبارک مقدس خون جو انکی رگ رگ مین ساری ہے مولانا ممدوح دام بالفتوح کو جھوٹ نہ بولنے دیگا اور حضرت مفتی صاحب کے تلمذ پر ضرور غالب آئیگا اگرچہ زمانہ حال کی ہوا نے بڑے بڑے مقدسون کیطرف سے مایوس کر ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ آمین آمین آمین ؛

فقیر سید اخلاص حسین سہسوانی چشتی ۔
نظامی فخری بتاریخ ۲۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ بانطباع
رسید

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

اشتہار کتب علمائے اہلسنت دربارۂ اصلاح ندوہ

کہ بعض اس مطبع میں چھپیں اور باقی حضرات مصنفین نے چھپوا کر بحق مطبع بغرض اعانت مطبع اہلسنت و جماعت ہدیہ فرمائیں

نام کتاب	نام مصنف	مضمون	صفحات	مطبع	قیمت
سرگزشت و ماجرائے ندوہ	مولوی عبد الحی صاحب وغیرہ خادمان سنت	بریلی میں ندوہ کے جلسۂ سوم کی مفصل کیفیت اور اوسپر ساڑھے پانسو علماء و معززین کی شہادت۔	۸۸	نادری بریلی	۲ر
رجم الجہلہ	جناب مولوی احمد علی صاحب حسنی حسینی حیدر آبادی	رسالہ اتمام الحجۃ کا نہایت محققانہ رد بکمال تہذیب و نیک نیتی	۶۰	ابو العلائی حیدر آباد	۲ر
سطوۃ الرد بہفوات ارباب دار الندوہ	جناب مولوی حکیم محمد عبد القیوم صاحب بدایونی	دو ورقی رسالہ اعلام مصنفہ مولوی عبد الحق صاحب حقانی دہلوی کا لاجواب جواب	۳۲	نسیم سحر بدایوں	ار
غزوہ لہدم سماک الندوہ	مولوی حافظ یقین الدین صاحب بریلوی	چھ ورقی رسالہ ہدایۃ الالبا مصنفہ مولانا مجید علی صاحب کا رد متین	۴۰	مطبع اہلسنت و جماعت	ار
فتاوی القدوہ لکشف دفین الندوہ	حضرت عالم اہلسنت جناب مولانا المولوی احمد رضا خانصاحب	کتب ندوہ کے اقوال بہ نشان صفحہ و سطر نقل کر کے اونکے احکام شرعیہ مثل ضلالت الحاد کا بیان اور مختلف بلاد کے پچپن علما کی مہریں	۲۰	نادری بریلی	ار
جذوہ لرجوم احزاب دار الندوہ	جناب خواجہ محمد عبد الصمد صاحب دہلوی	فتوائے مصدقہ مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ متعلقہ اظہار شناعت ندوہ جسکے بحوالہ صفحہ و سطر کتب ندوہ و اقوال ندوہ متعلق فتوی ہذا	۱۴	احمدی دہلی	ار
جشوہ لتنبیہ جواب الندوہ	جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مکی الٰہوری	بعض مفاسد ندوہ کا مختصر بیان فتوائے حیدر آباد مرتبہ ہونیکی کیفیت خطوط الکاری مفتی صاحب کا رد اور مفتی صاحب کیخدمت میں شائع سوالات جواب طلب	۱۶	ابو العلائی حیدر آباد	ار
نذیر الندوہ لبیب اہل الجفوہ	جناب مولانا مولوی نذیر احمد خانصاحب سن احمد آباد	مفاسد ندوہ کا بیان مذہبوں کے اتفاق اتحاد کا شرعاً ناجائز ہونا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ کرام سے اسکا روشن ثبوت۔	۴۲	نادری بریلی	ار
مراسلات سنت و ندوہ	مولانا مولوی حامد رضا خانصاحب بریلوی	ناظم ندوہ و حضرت عالم اہلسنت میں جو مراسلت ہوئی اوسکی نقول کلمات ناظم کا رد معقول جسکے ملاحظہ سے ہر ذی عقل جان سکتا ہے کہ کسنے سختی و تعصب سے کام لیا اور کسنے نرمی و انصاف سے	۲۴	نظامی بریلی	ار
جشوہ فی وجوہ اشیاع دار الندوہ	مولوی غلام احمد صاحب بکوالری	ندوہ کا بدمذہبوں کی بڑی بڑی مدائح لکھنا اور اسکا کلمات حضرت شیخ مجدد صاحب و جناب شاہ عبد العزیز صاحب کے مخالف ہونا۔	۸	ابو العلائی حیدر آباد	۰ر
حادثہ جانکاہ مفتی لطف اللہ	جناب مولانا مولوی سید اخلاص حسین صاحب سہسوانی	خطوط الکاری مفتی لطف اللہ صاحب کا رد مفتی صاحب سے تمامی ندوہ میں سخت سخت ممنوعات شرعیہ کا وقوع تمام علمائے ندوہ خصوصاً چھ صاحبوں سے مطالبہ جواب۔	۲۴	مطبع اہلسنت و جماعت بریلی	ار

درخواست خریداری بمقام بریلی مطبع اہلسنت و جماعت بنام مولوی حکیم مومن سجاد مہتمم با ارسال ٹکٹ ڈاک پیشگی یا اجازت ویلیو آنا چاہیے محصول ذمہ خریدار

Checked
1987

Checked
1987

CHECKED 1999